Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Biography of Imam Baghwi and his authorship and compilation services: an introductory study

امام بغویؒ کے سوانح عمری اور آپؒ کی تصنیفی و تالیفی خدمات: تعارفی مطالعہ

Authors Details

1. **Muhammad Idrees** (Corresponding Author)
   PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan.
   Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
   Email: **muhammad.idrees5@ais.uol.edu.pk**
2. **Aziz Ur Rehman Ariyan**
   Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
3. **Dr. Hafiz Zahid Farooq**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Citation

Idrees, Muhammad, Aziz Ur Rehman Ariyan and Dr. Hafiz Zahid Farooq." Biography of Imam Baghwi and his authorship and compilation services: an introductory study."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 126–137.

Submission Timeline

Received: May 10, 2025
Revised: Jun 19, 2025
Accepted: Jun 28, 2025
Published Online: Jul 12, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

Biography of Imam Baghwi and his authorship and compilation services: an introductory study

امام بغویؒ کے سوانح عمری اور آپؒ کی تصنیفی و تالیفی خدمات: تعارفی مطالعہ

☆محمد ادریس ☆عزیز الرحمن آرائیں ☆ڈاکٹر حافظ زاہد فاروق

Abstract

Imam al-Baghawi, a distinguished Islamic scholar and exegete, left an indelible mark on Islamic literature through his notable contributions to Hadith and Tafsir. This abstract aims to provide an introductory exploration of his life and multifaceted literary services, shedding light on the profound impact he had on the scholarly landscape. Imam al-Baghawi's biography is marked by academic excellence and spiritual devotion. Born in the 11th century in Persia, he embarked on a scholarly journey that traversed various regions, studying under eminent scholars of his time. His intellectual prowess and dedication to Islamic knowledge earned him a revered status among his contemporaries. One of Imam al-Baghawi's seminal works is his renowned Tafsir, titled "Ma'ariful Qur'an." This comprehensive commentary on the Quran reflects his deep understanding of the scriptures and his commitment to elucidating its meanings. The abstract explores the thematic richness and exegetical methodologies employed by Imam al-Baghawi in this significant Tafsir. Additionally, Imam al-Baghawi made notable contributions to the field of Hadith. His compilation "Sharh al-Sunnah" stands as a testament to his meticulous approach in documenting and elucidating the sayings and actions of the Prophet Muhammad (peace be upon him). The abstract delves into the significance of this Hadith compilation and its impact on the preservation of prophetic traditions. This introductory study aims to highlight Imam al-Baghawi's profound influence on Islamic scholarship, emphasizing the enduring value of his literary legacy. It serves as a foundational exploration, paving the way for further in-depth examinations of his life, scholarly contributions, and the enduring relevance of his works in contemporary Islamic studies.

Keywords: Imam al-Baghawi, Hadith, Islamic Scholarship, Literary Legacy.

تعارف موضوع

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ یہ ہر لحاظ سے کامل ہے۔ اس کے بنیادی مصادر قرآن و حدیث ہیں۔ اللہ رب العزت نے دین اسلام کی حفاظت کے لئے ان مصادر کی حفاظت کا ذمہ خود لیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ "[1](ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں) مفسر مولانا عبد الرحمٰن کیلانی ؒ اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: "اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کی بجائے

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، بہاولپور، پاکستان؛ لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔
☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، سپیریئر یونیورسٹی، لاہور؛ لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور (UOL)، لاہور، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

[1] Al-Ḥijr, 15:9.

ذکر کا لفظ استعمال فرمایا۔ جس کا لغوی معنی یاد دہانی یا نصیحت ہے۔ اگرچہ صفاتی پہلو سے قرآن کریم کا ایک نام ذکر بھی ہے تاہم یہ دونوں نام ایک دوسرے کے مترادف نہیں۔ جیسے سورۃ القمر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ"[2] جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اور ذکر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ذکر جب یاد دہانی کے معنوں میں آتا ہے تو اس سے مراد تمام منزل من اللہ وحی ہوتی ہے۔ یعنی کتاب بھی اور وہ بصیرت بھی جو اللہ تعالیٰ کتاب کے بیان کے لئے اپنے رسولوں کو عطا فرماتا ہے۔ اسی بصیرت کو ہم سنت (حدیث) بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کی حفاظت کا ہی ذمہ نہیں لیا بلکہ اس کے معانی و مطالب کا بھی ذمہ لے رکھا ہے[3]۔

لہٰذا قرآنی آیت کے اس مفہوم کے لحاظ سے اللہ رب العزت نے اسلام کے دونوں بنیادی مصادر کی حفاظت کا بخوبی اہتمام کیا ہے۔ قرآن کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سینوں کا انتخاب کیا اور ساتھ ہی ساتھ اس کی حفاظت کے لئے نبی ﷺ کے زمانے میں ہی قرآن کریم کو لکھ کر بھی محفوظ کیا گیا۔ اس کے بعد ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں اس کو کتابی شکل میں محفوظ کیا گیا۔ متن قرآن کے ساتھ قرآن کے مطالب اور مفاہیم کی حفاظت کے لئے تفسیر القرآن کا فن معرض وجود میں آیا اور مفسرین نے اس حوالہ سے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ دوسرے مصدر (حدیث) کی حفاظت کے لئے بھی زمانہ نبوت سے ہی افراد نے کوششیں کیں۔ حفظ حدیث کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ کے نام سرفہرست ہیں اور تفہیم حدیث کے لئے بھی لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ حفاظت حدیث کے باقاعدہ فن کے طور پر علم اصول حدیث معرض وجود میں آیا۔ اس لحاظ سے لوگوں نے کوششیں کیں۔ اسفار کیے۔ اور احادیث کو جمع کر کے کتابی صورت دی۔ ان عبقری شخصیات کی کوششیں یقیناً اللہ کے ہاں مقبول ہوئی ہوں گی۔ ہم تو آج فقط ان کے اثرات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اور یہ بات کہنے پر مجبور ہیں کہ ان شخصیات کی انہی کاوشوں کی بدولت ہی آج ذخیرہ حدیث ہمارے پاس ہے اور اس تک رسائی ہمارے لیے حد درجہ آسان ہے۔

ان عبقری شخصیات میں ایک نام امام بغویؒ ہے۔ ذیل میں انکی سیرت و سوانح پر ہم اپنی معروضات پیش کریں گے۔

مبحث اول: امام بغویؒ کی سیرت و سوانح عمری

نام: آپ کا نام حسین، والد کا نام مسعود تھا[4]۔ **کنیت:** کنیت آپکی ابو محمد تھی[5]۔ **القاب:** آپ کے دو القاب بہت مشہور ہیں (۱)۔ محی السنۃ (۲)۔ رکن الدین[6] آپ کا ایک لقب ظہیر الدین بھی ہے[7]۔ **عرف:** آپؒ ان اوصاف سے معروف تھے۔ الشیخ الامام، العلامۃ القدوۃ الحافظ، شیخ الاسلام، محی السنۃ[8] آپؒ کا شمار ایسے علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے تالیفی اور تدریسی اعتبار سے قرآن و سنت کی بے پناہ خدمت کی۔ نسبت اور اسکی وجہ: آپؒ کی دو نسبتیں مشہور ہیں (۱)۔ فراء (۲)۔ بغوی، فراء آپکو اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپؒ کھالوں کی تجارت اور چمڑے کا کام کرتے تھے[9]۔ جبکہ بغوی اس نسبت سے کہا جاتا ہے کہ آپؒ خراسان کے شہر "بغ" یا "بغشور" میں پیدا ہوئے جو کہ مرو اور ھراۃ کے درمیان واقع ہے[10]۔

---

[2] Al-Qamar, 54:17.

[3] Kaylānī, ʻAbd al-Raḥmān, *Taysīr al-Qur'ān* (Lahore: Maktaba al-Salām, 1429 AH), 2:473.

[4] Al-Zarkalī, Khayr al-Dīn, *Al-Aʻlām* (Beirut: Dār al-ʻIlm li-al-Malāyīn, 7th ed., 1406 AH/1986 CE), 2:259.

[5] Al-Zarkalī, *Al-Aʻlām*, 2:259.

[6] Al-Zarkalī, *Al-Aʻlām*, 2:259.

[7] Ibn Khallikān, Shams al-Dīn Aḥmad ibn Muḥammad, *Wafayāt al-Aʻyān* (Beirut: Dār Ṣādir, n.d.), 2:136.

[8] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʻUthmān, *Siyar Aʻlām al-Nubalā'* (Beirut: Mu'assasat al-Risāla), 19:439.

[9] Al-Dhahabī, *Siyar Aʻlām al-Nubalā'*, 19:441.

[10] Al-Zarkalī, Khayr al-Dīn, *Al-Aʻlām*, 2:259.

ولادت: آپ کی ولادت کے حوالہ سے سوانح نگاروں کی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے حتی کہ اکثر سوانح نگاروں نے آپکی ولادت کا سن ذکر ہی نہیں کیا۔ لیکن امام زرکلیؒ نے آپکی ولادت ۴۳۶ھ ذکر کی ہے جو کہ میلادی اعتبار سے ۱۰۴۴ء بنتی ہے [11]۔ جبکہ یاقوت الحموی نے آپکی ولادت ۴۳۳ھ ذکر کی ہے [12]۔

پرورش: ہم آپکی پرورش اور حالات کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی آپکے خاندان اور خاندان کے افراد کے حوالہ سے ہمارے پاس کوئی زیادہ معلومات ہیں کیونکہ آپؒ کے متعلق وہ تمام مصادر جن میں آپکی سیرت کا تذکرہ ہے۔ اس حوالے سے خاموش ہیں۔ جس کا بظاہر سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام بغویؒ کے خاندان میں علم و فقہ کے میدان میں کوئی قابل ذکر شخصیات نہیں گذریں لیکن یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جس شہر میں آپ پیدا ہوئے ہیں وہ علم و فضل کا شہر ہے۔ کثیر علماء و فضلاء کی سرزمین ہے۔ خراسان میں آپکی پیدائش بھی آپکے اعزاز میں ایک قابل ذکر چیز ہے۔ آپ کے مذکورہ حالات سے یہ بات بہر حال سمجھ آتی ہے کہ آپ کوئی زیادہ امیر شخص نہ تھے کیونکہ آپ کے والد اور بعد میں آپ خود بھی چمڑے اور کھال کے کام سے منسلک ہوئے جیسا کہ مصادر میں اس کا تذکرہ ہوا ہے۔

علمی اسفار: آپؒ کی رحلات محدود رہی ہیں۔ آپؒ نے اپنے زمانے کے امام الحسین بن محمد المروزی سے فقہ شافعی اور مذہب شافعی کا علم حاصل کیا۔ آپؒ کی رحلات کے محدود ہونے کا عالم یہ تھا کہ آپ بغداد بھی نہ جا سکے۔ اگر بغداد جاتے تو آپؒ کی سیرت کا زیادہ علم اور ذخیرہ ہمارے پاس ہوتا [13]۔ آپ کے اسفار کے محدود ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپؒ حج کے لئے بھی نہیں جا سکے [14]۔

عقیدہ و مذہب: آپ کے تراجم میں مذکور علماء کی شہادتوں سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ آپؒ سلف کے تابع تھے جیسا کہ امام ذہبیؒ نے لکھا۔ (علی منهاج السلف حلاوعقدا) [15] اور امام سبکی نے لکھا۔ (سالکا سبیل السلف) [16] اور آپؒ مذہب کے اعتبار سے شافعی تھے۔ شعیب ارناؤوط نے سیر اعلام النبلاء کی تحقیق میں یہ بات لکھی ہے۔ "امام بغوی ؒ نے مذہب شافعی کو پروان چڑھایا کیونکہ آپ ؒ اسی ماحول میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کے تلامذہ اور اساتذہ بھی اسی مسلک سے منسلک تھے [17]۔

عادات و خصائل: آپؒ انتہائی اچھی عادات کے حامل تھے۔ ابن عماد الحنبلی لکھتے ہیں:

۱۔ (وکان سیدا زاهدا) [18] آپ انتہائی نیک اور اعلیٰ مقام کے شخص تھے۔

۲۔ آپؒ کے اندر قناعت کا وصف بھی تھا ایک روٹی کھاتے تھے۔

۳۔ ہمیشہ طہارت اور وضو کا اہتمام کر کے درس ارشاد فرماتے تھے۔

---

11 Al-Zarkalī, Khayr al-Dīn, *Al-A'lām*, 2:259.

12 Al-Ḥamawī, Abū 'Abd Allāh Yāqūt ibn 'Abd Allāh, *Mu'jam al-Buldān* (Beirut: Dār Ṣādir, 1397 AH/1977 CE), 1:468.

13 Al-Subkī, Abū Naṣr 'Abd al-Wahhāb ibn 'Alī, *Ṭabaqāt al-Shāfi'iyya al-Kubrā* (Cairo: Dār Iḥyā' al-Kutub al-'Arabiyya, n.d.), 7:75–76.

14 Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad ibn 'Uthmān, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441.

15 Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441.

16 Al-Subkī, 'Abd al-Wahhāb ibn 'Alī, *Ṭabaqāt al-Shāfi'iyya*, 7:75.

17 Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441.

18 Ibn 'Imād al-Ḥanbalī, 'Abd al-Ḥayy ibn Aḥmad, *Shadharāt al-Dhahab* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1433 AH/2012 CE), 4:190.

۴۔ سادہ لباس پہنتے تھے، سلف کی طرح سر پر چھوٹا سا عمامہ باندھتے تھے۔[19]

۵۔ دولت سے لگاؤ نہ تھا جب آپکی بیوی فوت ہوئی تب آپ نے اس کی میراث سے بھی کچھ نہ لیا۔[20]

علمی رسوخ: علماء کی شہادتیں آپکے رسوخ فی العلم کی بین دلیل ہیں۔ ابن الاھدل کا قول ہے (آپ فنون کے ماہر تھے۔ اور آپ کی کتب بہت مفید ہیں)[21] امام ذہبی ؒ رقمطراز ہیں۔

"آپکو فقہ میں زبردست ملکہ حاصل تھا جبکہ آپ تفسیر کے بہت بڑے امام تھے"[22]

اسی طرح ابن خلکانؒ نے آپکو علم کا سمندر قرار دیا ہے۔[23]

اساتذہ: آپؒ کے اساتذہ میں بڑے بڑے اساطین علم کا نام ہے جن کا تذکرہ امام ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء میں اور امام سبکیؒ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں کیا ہے جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ شیخ الشافعیۃ القاضی حسین بن محمد المروروزی

۲۔ ابو عمر عبدالواحد بن احمد بن ابی القاسم الملیحی الھروی

۳۔ ابو الحسن محمد بن محمد الشیرزی

۴۔ جمال الاسلام ابی الحسن عبدالرحمٰن بن محمد الداوودی

۵۔ یعقوب بن احمد الصیرفی

۶۔ ابو الحسن علی بن یوسف الجوینی

۷۔ ابو الفضل زیاد بن محمد الحنفی

۸۔ احمد بن ابی نصر الکوفانی

۹۔ حسان المنیعی

۱۰۔ ابو بکر محمد بن ابی الھیثم الترابی

ان کے علاوہ بہت سے لوگ اس فہرست میں شامل ہیں مزید براں یہ کہ ان کا سماع عام طور پر ۴۶۰ھ کے دور میں ہے۔[24]

تلامذہ: بہت سے لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا چند مشہور طلبہ کے نام یہ ہیں:

مجد الدین ابو منصور محمد بن اسعد بن محمد (المتوفی ۵۷۱ھ) انہوں نے ہی آپ سے شرح السنۃ روایت کی ہے یہ حفدہ کے نام سے معروف ہیں۔

* ابو الفتوح محمد بن محمد الطائی

---

[19] Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441.
[20] Ibn Khallikān, Aḥmad ibn Muḥammad, *Wafayāt al-A'yān*, 2:137.
[21] Ibn 'Imād al-Ḥanbalī, *Shadharāt al-Dhahab*, 4:190.
[22] Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441.
[23] Ibn Khallikān, Aḥmad ibn Muḥammad, *Wafayāt al-A'yān*, 2:136.
[24] Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:440; Al-Subkī, 'Abd al-Wahhāb ibn 'Alī, *Ṭabaqāt al-Shāfi'iyya*, 7:76.

* ابو المکارم فضل اللہ بن محمد النوقانی
* فخر بن علی البخاری[25]

وفات: امام بغویؒ شوال کے مہینے میں فوت ہوئے۔ خراسان کے شہر مرو الروذ میں آپ کا انتقال ۵۱۶ھ میں ہوا۔ اور آپ کو آپ کے شیخ قاضی حسین کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپکی عمر ستر (۷۰) سال سے زیادہ تھی[26]۔ اللہ رب العزت امام بغویؒ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آپکی مرقد پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

مبحث دوم: امام بغویؒ کی تصنیفی و تالیفی خدمات

امام بغویؒ نے دین حنیف کے لئے تدریسی و تصنیفی خدمات سر انجام دی ہیں۔ اس حوالہ سے آپ کا کام بہت شاندار رہے۔ علماء اور آئمہ نے آپؒ کو "صاحب التصانیف" قرار دیا ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کا تصنیفی کام نہایت شاندار ہے۔ ذیل میں ہم آپ کے تصنیفی کام کا مختصر جائزہ پیش کر رہے ہیں۔ امام ذھبیؒ نے آپکی درج ذیل کتب کا تذکرہ فرمایا ہے:

۱۔ معالم التنزیل

۲۔ مصابیح السنة

۳۔ التهذیب (فی المذهب)

۴۔ الجمع بین الصحیحین

۵۔ الاربعین حدیثا[27]

امام سبکیؒ نے ان کے ایک ذاتی فتاویٰ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ امام سبکیؒ لکھتے ہیں:

"وله فتاوى مشهورة لنفسه غير فتاوى القاضى الحسين التى علقها هو عنه"[28]

اس لحاظ سے ان کی یہ کوشش بھی ان کے تصنیفی کام کا حصہ ہے۔

۶۔ مجموعة الفتاوىٰ

۷۔ شرح السنة

اکثر سیرت نگاروں نے آپؒ کی انہی کتب کا تذکرہ کیا ہے ذیل میں کچھ مختصر تعارف دیا جارہا ہے تاکہ ان کی اہمیت اور موضوع کو سمجھا جاسکے۔

---

[25] Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441.

[26] Al-Ḥamawī, Yāqūt ibn 'Abd Allāh, *Mu'jam al-Buldān*, 1:468; Al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:441; Al-Subkī, 'Abd al-Wahhāb ibn 'Alī, *Ṭabaqāt al-Shāfi'iyya*, 7:77.

[27] Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:440.

[28] Al-Subkī, 'Abd al-Wahhāb ibn 'Alī, *Ṭabaqāt al-Shāfi'iyya*, 7:75.

(1)۔ معالم التنزیل

اسلوب و منہج: یہ فن تفسیر کی کتاب ہے۔ آیات کی تفسیر میں سلف کی آراء کو بڑے مناسب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ آیت کی موافقت میں یا کسی حکم کو بیان کرتے وقت احادیث نبویہ کو ذکر کر کے اسے مزید مستحکم اور خوبصورت بنایا گیا ہے اور امام بغویؒ نے تفسیر کے دوران ایسی باتوں اور آراء جن کا براہ راست تفسیر کے ساتھ تعلق نہیں ہے، سے گریز کیا ہے[29]۔

خصوصیات: آپکی تفسیر کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کا فرمان یہ ہے" امام ابن تیمیہؒ سے سوال ہوا کہ مندرجہ ذیل تین تفاسیر میں سے کونسی تفسیر کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہے،(۱)۔زمخشری؟ (۲)۔القرطبی؟ (۳)البغوی؟

آپؒ نے جواب دیا کہ بدعی اقوال اور ضعیف احادیث سے محفوظ ترین ان تینوں میں تفسیر البغوی ہے لیکن یہ تفسیر الثعلبی سے مختصر ہے۔ اس سے موضوع احادیث، بدعی اقوال اور دیگر کئی اشیاء کو حذف کیا گیا ہے[30]۔ آپکی تفسیر صحیح اقوال پر مشتمل ایک مستند تفسیر ہے۔ اس کے اندر نص قرآنی کی توضیح کے لئے جہاں احادیث نبویہ اور آثار صحیحہ سے کام لیا گیا ہے وہیں تکلف اور غموض سے احتراز برتا گیا ہے۔ معالم التنزیل تفسیر بالماثور میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے آغاز میں مؤلف کا ایک مقدمہ بھی ہے۔ مقدمہ میں مصنف پہلے اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ پھر نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور اس کے بعد آپ نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ رسول کو مبعوث کرنا اور اس کو ایک معجز کتاب دینا کس قدر ضروری ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کے مضامین، عقیدہ، فقہ، قصص اور احکام کا مختصر تذکرہ کیا ہے[31]۔

تالیف کا سبب: امام بغویؒ نے خود ہی تالیف کا سبب ذکر فرمایا ہے:

> "مجھ سے میرے کئی مخلص اور علم کے دلدادہ و شوقین طلبہ نے تقاضا کیا کہ میں اللہ کی کتاب کی تفسیر کروں۔ تو میں نے اللہ کے فضل و کرم پر اعتماد کرتے ہوئے اور نبی ﷺ کی ایک حدیث کی اطاعت کرتے ہوئے، اس کام پر رضامندی ظاہر کر دی[32]۔ وہ حدیث یہ ہے۔ ابو سعید الخدریؓ بیان فرماتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس لوگ زمین کے مختلف خطوں سے علم اور فقہ دین کے طالب بن کر آئیں گے۔ میں ان کے حوالے سے آپ لوگوں کو نیکی اور تعاون کی نصیحت کرتا ہوں[33]۔ امام بغویؒ کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ تفسیر لکھنے میں طلبہ کا اصرار اور نبی ﷺ کی وصیت کی اقتداء انکے محرکات تھے۔ امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں توسط اور اعتدال کا منہج اپنایا ہے تاکہ تحصیل علم آسان ہو[34]۔

---

[29] Al-Arnaʾūṭ, Shuʿayb, *Taḥqīq Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ* (Beirut: Muʾassasat al-Risāla), 19:440.

[30] Ibn Taymiyya, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm, *Majmūʿ al-Fatāwā* (Medina: Majmaʿ al-Malik Fahd, 1425 AH/2004 CE), 13:385–386.

[31] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Masʿūd, *Maʿālim al-Tanzīl* (Riyadh: Dār Ṭayyiba, 1409 AH), 1:33.

[32] Al-Baghawī, *Maʿālim al-Tanzīl*, 1:34.

[33] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā ibn Sawra, *Jāmiʿ al-Tirmidhī* (Jordan: Bayt al-Afkār al-Dawliyya, n.d.), Kitāb al-ʿIlm, Bāb mā Jāʾa fī al-Istiṣāʾ bi-man Ṭalaba al-ʿIlm, ḥadīth no. 2650.

[34] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Masʿūd, *Maʿālim al-Tanzīl*, 1:24.

(2)۔ مصابیح السنۃ

تعارف اور اسلوب و منہج: اس کتاب کو "مصابيح السنه" بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں مؤلفؒ نے بہت سی احادیث جمع کی ہیں۔ انکی اسانید حذف ہیں اس سلسلہ میں جن محدثین نے ان احادیث کو نقل کیا ہے، امام بغویؒ نے اس کتاب میں انہی پر اعتماد کیا ہے۔ ہر باب کی احادیث کو امام بغویؒ نے صحیح اور حسن کی درجات کے اعتبار سے تقسیم کیا ہے۔ صحیح سے مراد ان کی وہ احادیث ہیں جنکو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے جبکہ حسن سے مراد وہ احادیث ہیں جن کو کتب سنن میں روایت کیا گیا ہے۔ روایت کے ضعف اور غرابت کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ موضوع اور منکر روایات سے اجتناب کرتے ہیں۔ یہ ایک مشہور کتاب ہے۔ متعدد بار زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہے۔ بڑے بڑے علماء نے اس کتاب پر تعلیقات لکھی ہیں۔ اور اس کی قرأت کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ اس کتاب کی متعدد شروحات بھی لکھی گئیں ہیں۔ جن میں سے سے بہترین شرح خطیب تبریزی کی مشکوۃ ہے۔ ان کا مکمل نام الشیخ ولی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخیطب ہے۔ انہوں نے کتاب میں مفید اضافے کر کے اسے مکمل کیا ہے۔ ابواب کی تذییل کے ساتھ ساتھ روایت کے صحابی کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کا نام بھی ذکر فرمایا ہے جس میں وہ روایت موجود ہے۔ مزید براں یہ کہ ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا ہے (سوائے چند ابواب کے) اور اس کا نام مشکاۃ المصابیح رکھا ہے[35]۔

(3)۔ التھذیب

تعارف: امام بغویؒ کی یہ کتاب امام شافعیؒ کی فقہ کے متعلق ہے۔ اور شوافع کے ہاں یہ متداول اور معروف ہے یہ ایک ایسی تالیف ہے جس میں اکثر دلائل ذکر نہیں کیے جاتے کیونکہ اس کتاب کو امام بغویؒ نے اپنے شیخ القاضی الحسین کی تعلیق کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس میں انہوں نے بعض مقامات پر اضافے کیے ہیں۔ اور کئی مقامات سے چیزوں کو حذف بھی کیا ہے۔ امام نوویؒ اپنی کتاب "روضۃ الطالبین" میں اس کے اکثر حوالہ جات نقل کرتے ہیں۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کی چوتھی جلد دمشق کے مکتبۃ الظاھریۃ میں موجود ہے جس کا نمبر ۲۹۲ ہے[36]۔

اسلوب و منہج: امام بغویؒ اس کتاب میں درج ذیل طریقوں کو بحث میں اپناتے ہیں۔

۱۔ ہر باب اور فصل کے آغاز میں قرآنی آیات یا احادیث سے دلائل ذکر کرتے ہیں اور اس کی شرح تحریر فرماتے ہیں۔

۲۔ اس کے بعد فقہی مسئلہ ذکر کرتے ہیں۔ مذہب شافعی یا دیگر فقہی مذاہب کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف ہو تو اسے بھی ذکر کرتے ہیں۔

۳۔ مذکورہ مسئلہ کی فروعات کا ذکر بھی فرماتے ہیں۔

۴۔ امام شافعیؒ کے مذہب قدیم اور مذہب جدید دونوں کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔

۵۔ اس فقہی مسئلہ میں صحابہ اور تابعین کی آراء بھی ذکر فرماتے ہیں[37]۔

(4)۔ الجمع بین الصحیحین

اس کتاب کا تذکرہ سیرت نگاروں نے آپکی سیرت میں کیا ہے۔ ابھی یہ مطبوع نہیں ہے۔ امام ذھبیؒ نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے[38]۔

---

[35] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas'ūd, *Ma'ālim al-Tanzīl*, 1:21; Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:440.

[36] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas'ūd, *Ma'ālim al-Tanzīl*, 1:21; Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:440.

[37] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas'ūd, *Al-Tahdhīb: Muqaddima al-Taḥqīq* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1418 AH/1997 CE), 1:78.

(5)۔ الاربعین حدیثا

اس کتاب کا بھی تذکرہ سیرت نگاروں نے آپکی سیرت میں کیا۔ ابھی یہ منظر عام پر نہیں آئی۔ لیکن اس کا تذکرہ امام ذھبی نے کیا[39]۔

(6)۔ مجموعۃ الفتاویٰ

تعارف: یہ دراصل امام بغویؒ کے استاد کے وہ فتاویٰ جات ہیں جو ان سے فقہی مسائل کے متعلق امام ابو علی الحسین بن محمد المروزی نے لیے۔ امام بغویؒ نے تتبع کر کے ان فتاویٰ جات کو جمع کر دیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتب الظاھریۃ دمشق میں موجود ہے جس کا نمبر ۳۷۵ ہے[40]۔

آپکی ایک کتاب کا ذکر ابو عبداللہ محمد بن جعفر بن ادریس الکتانی نے اپنے رسالہ میں کیا ہے اس ترتیب سے وہ آپکی آٹھویں بڑی کتاب ہے۔ اس کا نام یہ ہے۔ "**الانوار فی شمائل النبی المختار**" اس کتاب میں نبی ﷺ کے شمائل کا ذکر ہے اور اس کے ایک سو ایک (۱۰۱) ابواب ہیں[41]۔

اس فصل میں امام بغوی کی کتب کا مختصر جائزہ ہم نے پیش کیا ہے تاکہ ان کا اسلوب و منہج ہمیں سمجھ آجائے۔ شرح السنۃ کا تعارف اس فصل میں اس لیے پیش نہیں کیا گیا کہ اس پر ایک مستقل فصل اس کے ساتھ ہی حیطۂ تحریر میں لائی جا رہی ہے وہاں اس کتاب کا بالتفصیل تذکرہ ہو گا۔

(7)۔ شرح السنۃ کا تعارف

تعارف: شرح السنۃ کتب حدیث کی ایک نمایاں کتاب ہے۔ جس کو امام بغویؒ نے تالیف کیا ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس سے طالب علم مستغنی نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ کتاب سلف کے ذخیرہ حدیث کی ایک انتہائی اہم کتاب ہے۔ اس حوالے سے شعیب الارناؤط یوں رقمطراز ہیں۔

> "یہ کتاب سلف کی وراثت ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔ اس کی ترتیب شاندار ہے اور اس میں احکام اور مضبوطی کا معیار بھی شاندار ہے۔ یہ چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مؤلفؒ کو نقل حدیث پر گہری دسترس حاصل تھی۔ روایات اور انکی علل میں بھی انکو مکمل مہارت حاصل تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ صحابہ، تابعین، مجتھدین اور آئمہ کے مذاھب سے بھی گہری واقفیت تھی۔ میرے نزدیک کتب سنن میں ایسی کوئی کتاب نہیں جو اس سے مستغنی کر سکے"[42]۔

اسلوب و منہج: اس کتاب کا اسلوب و منہج مؤلف خود کتاب کے آغاز میں ذکر کرتے ہیں۔

"اس کتاب میں بہت ساری ابحاث علوم حدیث کے متعلق موجود ہیں اور درج ذیل پہلوؤں سے نبی ﷺ کی مرویات اور احادیث کے متعلق فوائد بھی جمع کیے گئے ہیں۔

۱۔ مشکل الفاظ کا حل

۲۔ غریب الفاظ کی تفسیر و وضاحت

۳۔ احکام کا بیان

---

[38] Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:440.

[39] Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:440.

[40] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas'ūd, *Sharḥ al-Sunna* (Beirut: Al-Maktab al-Islāmī, 2nd ed., 1403 AH/1983 CE), 1:29, Muqaddimat al-Muḥaqqiq.

[41] Al-Kattānī, Muḥammad ibn Ja'far, *Al-Risāla al-Mustaṭrafa* (Beirut: Dār Bashā'ir al-Islāmiyya, 5th ed., 1413 AH/1993 CE), 105.

[42] Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, 19:439.

اس کتاب میں فقہ اور اختلاف علماء کے لحاظ سے اس قدر قیمتی مواد ہے جس سے دین اسلام اور اس کے احکام کی معرفت حاصل کرنے والا شخص مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اس کتاب میں مؤلف نے وہی احادیث ذکر کی ہیں جو آئمہ سلف اور ماہر محدثین کے ہاں قابل اعتماد رہی ہیں۔ جن احادیث کو ماہر محدثین نے مقلوب، مجہول اور موضوع ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہے مصنفؒ نے بھی اپنی کتاب کو ان سے محفوظ رکھا ہے۔

مصنفؒ نے جن احادیث کی اسناد ذکر نہیں کی ہیں وہ زبان زد عام احادیث ہیں۔ اور عام طور پر حدیث کی کتب میں وارد ہوئی ہیں۔ امام بغویؒ نے طوالت کے ڈر سے ان کی اسانید حذف کی ہیں اور آئمہ محدثین کے نقل پر ہی اکتفا کیا ہے۔ عام طور پر امام بغویؒ نے جن روایات کو ذکر کیا ہے۔ آپؒ نے ان میں سلف کی اتباع ہی کی ہے۔ ماسوائے چند مقامات کے جہاں آپؒ کے پاس کوئی دلیل تھی۔ ایسے مقامات پر آپ کے اختلاف کی نوعیت کچھ اس طرح سے ہے۔

۱۔ کسی کلام میں احتمال ہے اور آپؒ نے بالدلیل اسکی تفسیر سلف سے مختلف کی ہے۔

۲۔ کسی مشکل لفظ یا مقام کی وضاحت کی ہے۔

۳۔ کسی قول کو راجح قرار دیا ہے۔

سلف کے اتباع کے حوالے سے امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ انکی تالیفات میں ہمیں انکی محنت شاقہ اور نیت صادقہ کا احساس ہوتا ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے صدق کا جذبہ انکی تحریروں سے محسوس ہوتا ہے اسی لیے فقط انکا اتباع کیا ہے[43]۔

تصنیف کا مقصد: مصنفؒ فرماتے ہیں کہ جب اس قدر شاندار اور عمیق کام احادیث کے حوالے سے موجود ہے اور وہ کافی بھی ہے۔ تب بھی یہ کاوش اور کوشش؟ تو اس کے درج ذیل مقاصد ہیں:

۱۔ سلف اور محدثین کے طریقہ کی پیروی: مطلب جیسا شاندار کام انہوں نے کیا انکی اتباع میں ہی ہم نے بھی اس کام کو اپنایا۔

۲۔ دوسرا مقصد مصنفؒ کا یہ ہے کہ وہ بھی اس لڑی میں شامل ہونا چاہتے ہیں جسکی ایک طرف صدر نبوت سے ملی ہوئی ہے۔

۳۔ تاکہ احیاء دین کے لئے سلف کی قربانیاں اور کوششوں میں ہمارا حصہ بھی شامل ہو جائے۔

۴۔ تاکہ سلف کے ساتھ محبت کا اظہار بھی ہو جائے اور روز قیامت ان کا ساتھ بھی میسر آجائے کیونکہ نبی ﷺ کی حدیث ہے۔

"**المرء مع من احب**"[44] ترجمہ: بندہ روز قیامت اپنے محبوب کے ہمراہ ہی ہوگا۔

۵۔ امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ مجھے دین کے اعلام مٹتے دکھائی دیے۔ لوگوں پر خواہشات غالب نظر آنے لگیں۔ دین اور اس کا علم رسم اور اسم کی حد تک محدود ہو گئے۔ نبی ﷺ کی حدیث کے مطابق علم علماء کے فوت ہونے سے قبض ہوگا۔ لوگوں کے نزدیک جہالت علم کا جبکہ باطل حق کا روپ اختیار کرنے لگا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہونے لگی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے کھینچ کر قبض نہیں کریں گے لیکن علماء کے قبض ہونے سے علم اُٹھ جائے گا۔ لوگ جہلاء کو اپنا سردار مان لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھیں گے۔ وہ لوگوں کو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ اپنی گمراہی کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے"[45]۔

---

43 Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas'ūd, *Sharḥ al-Sunna*, 1:2.

44 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ* (Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1st ed., 1423 AH/2002 CE), Kitāb al-Adab, Bāb 'Alāmat al-Ḥubb fī Allāh, ḥadīth no. 6168.

تب میں نے ارادہ کیا کہ میں لوگوں کو اصل دین کی یاد دہانی کرواؤں تا کہ متنبہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس پورے پس منظر میں میری یہ کوشش فقط اتنی ہے کہ میں اس شخص کی مانند بن جاؤں جو اندھیرے میں چراغ لیے کھڑا ہے تا کہ کوئی حیران وپریشان شخص اس چراغ سے روشنی حاصل کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے[46]۔

ان مقاصد کے پیش نظر امام بغویؒ نے یہ شاندار کتاب تصنیف کی ہے اور فن حدیث میں ان کی اس کاوش سے ایک شاندار باب کا اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ امام بغویؒ کو کروٹ کروٹ سکون نصیب کرے۔ دین اسلام اور اقامتِ دین کے لئے ان کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

خلاصہ بحث

امام بغویؒ ایک عظیم اسلامی علماء اور مفسر کا خالق، امام بغویؒ نے اپنی بزرگی اور علمی خدمات کے ذریعے اسلامی ادب میں خالقانہ علامہ جاتا ہے۔ یہ خلاصہ ان کی زندگی اور چند معنی خیز تصنیفات کی تعارف پیش کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔ امام بغویؒ کا تعلق ایران کے ایک گاؤں سے تھا جہاں انہوں نے اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ انہوں نے علمی سفر کو آغاز کیا اور معصوم شاہدیں حاصل کیں۔ اپنی دینی پرواہ اور علمی بھکارت کی راہ میں انہوں نے مختلف علاقوں میں علم حاصل کیا اور عظیم علماء کے حوالے سے تعلیم حاصل کی۔ ان کی علمی پس منظر اور اہتمام کی بدولت انہیں علمی دائرہ کار میں بہت بلندی حاصل ہوئی۔ امام بغویؒ کی عظیم تصنیفات میں سے ایک مشہور تفسیر "معارف القرآن" ہے جس میں قرآن کے مختلف جوانب کو بہترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کا دیگر ایک مشہور تصنیف "شرح السنہ" ہے جو حدیث کی شرحات پر مبنی ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ کی سنتوں کو حفظ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ تعارفی مطالعہ امام بغویؒ کے علمی و ادبی کردار پر روشنی ڈال کر ان کی عظمت اور خدمات کی قدر کرتا ہے۔ یہ خلاصہ ان کی زندگی اور اہم تصنیفات پر روشنی ڈالتا ہے اور اسلامی علمی تفکرات میں ان کی مثال سے متاثر ہونے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas‘ūd. *Ma‘ālim al-Tanzīl*. Riyadh: Dār Ṭayyiba, 1409 AH.
* Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas‘ūd. *Sharḥ al-Sunna*. Beirut: Al-Maktab al-Islāmī, 1403 AH/1983 CE.
* Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas‘ūd. *Al-Tahdhīb: Muqaddima al-Taḥqīq*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1418 AH/1997 CE.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*. Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1423 AH/2002 CE.
* Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad ibn ‘Uthmān. *Siyar A‘lām al-Nubalā’*. Beirut: Mu’assasat al-Risāla, n.d.
* Al-Arna’ūṭ, Shu‘ayb. *Taḥqīq Siyar A‘lām al-Nubalā’*. Beirut: Mu’assasat al-Risāla, n.d.
* Al-Ḥamawī, Abū ‘Abd Allāh Yāqūt ibn ‘Abd Allāh. *Mu‘jam al-Buldān*. Beirut: Dār Ṣādir, 1397 AH/1977 CE.
* Al-Kattānī, Muḥammad ibn Ja‘far. *Al-Risāla al-Mustaṭrafa*. Beirut: Dār Bashā’ir al-Islāmiyya, 1413 AH/1993 CE.
* Al-Subkī, Abū Naṣr ‘Abd al-Wahhāb ibn ‘Alī. *Ṭabaqāt al-Shāfi‘iyya al-Kubrā*. Cairo: Dār Iḥyā’ al-Kutub al-‘Arabiyya, n.d.

[45] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-‘Ilm, Bāb Kayfa Yuqbaḍ al-‘Ilm, ḥadīth no. 100.

[46] Al-Baghawī, al-Ḥusayn ibn Mas‘ūd, *Sharḥ al-Sunna*, 1:3–4.

* Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā ibn Sawra. *Jāmiʿ al-Tirmidhī*. Jordan: Bayt al-Afkār al-Dawliyya, n.d.
* Al-Zarkalī, Khayr al-Dīn. *Al-Aʿlām*. Beirut: Dār al-ʿIlm li-al-Malāyīn, 1406 AH/1986 CE.
* Ibn ʿImād al-Ḥanbalī, ʿAbd al-Ḥayy ibn Aḥmad. *Shadharāt al-Dhahab*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1433 AH/2012 CE.
* Ibn Khallikān, Shams al-Dīn Aḥmad ibn Muḥammad. *Wafayāt al-Aʿyān*. Beirut: Dār Ṣādir, n.d.
* Ibn Taymiyya, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm. *Majmūʿ al-Fatāwā*. Medina: Majmaʿ al-Malik Fahd, 1425 AH/2004 CE.
* Kaylānī, ʿAbd al-Raḥmān. *Taysīr al-Qurʾān*. Lahore: Maktaba al-Salām, 1429 AH.